خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی محبت مین صرف لذت حاصل کرنا مقصود ہے۔ اور عورت کی محبت مین الم سے محفوظ رہنا اور لذت حاصل کرنا دونون غرضین شامل ہین۔ چونکہ یہ مشہور ہے کہ محبت بے غرض ہونا چاہیئے۔ اور عورت کی محبت مین اسکا زیادہ لگاؤ ہے۔ لہذا وہ اسکے چھپانے کی کوشش کرتی ہے۔ شاید کوئی یہ کہے کہ جو امور مین نے اس موقع پر بیان کیے ہین انمین سے اکثر باتون کا احساس نہ مردون کو ہوتا ہے نہ عورتون کو۔ تو مین اوسے تسلیم کرونگی۔ اور یہ کہونگی کہ یہ باتین اصل فطرت سے مرد عورتون کے خمیر مین داخل ہین۔ کچھ ضرور نہین ہے کہ اونھین اسکا شعور بھی ہو۔ مین نے عمر بھر کے تجربے کے بعد یہ امور دریافت کیے ہین۔ اور میرے ساتھ جو شخص اسپر غور کرے گا وہ اسے سمجھ سکتا ہے۔

مین دیکھتی ہون کہ اکثر عورتین اور ناخواندہ مرد بھی ایسی باتون پر غور نہین کرتے۔ اسلیے اونکو اپنے زمانۂ زندگی مین بہت سی ٹک ٹک جھک جھک کرنا پڑتی ہے۔

میرے خیال مین مرد اور عورت دونون اپنے اپنے رتبے اور اغراض کو سمجھ لین۔ تو اونھین ہرگز ملال نہو۔ بہت سی آفتین ٹل جایئن اور بہت سی دقتین دور ہو جایئن۔

مگر ایک مشکل ہے کہ جب کسی کو کسی بات کی فہمائیش کیجاے تو اکثر یہی جواب ملتا ہے۔ "ہوا وہی جو تقدیر مین ہوگا۔ ہو رہیگا" اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم جو چاہین کرین۔ ہمین نہ روکو۔ "ہمارے کیے کچھ نہین ہوتا" یعنے ہماری بدکاریون کا کوئی نتیجہ نہین ہے۔ "جو کچھ ہوگا تقدیر سے ہوگا" یعنی جو نتیجہ نکلے گا وہ معاذ اللہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یہ لغو گفتگو اگلے زمانے مین کسی قدر بامعنی بھی تھی۔ کیونکہ اوس زمانے مین اتفاقات سے گھڑی بھر مین کچھ کا کچھ ہو جایا کرتا تھا۔ اسپر مجھے شاہی زمانے کی ایک نقل یاد آئی ہے۔

زمانۂ شاہی مین انقلاب کا ثبوت اکثر ملتا رہتا۔ لوگون کی حالتون مین دفعتاً تغیر ہو جایا کرتا تھا۔ ایکدن کا ذکر ہے۔ ایک سپاہی نہایت ہی شکستہ حال موتی محل کے پھاٹک کے پاس چبوترے پر پڑا سو رہا تھا۔ قضاے کار نماز صبح کے بعد بادشاہ ٹہلتے ہوے اودھر نکل آئے۔ اتفاقاً اوس وقت کوئی ساتھ نہ تھا۔ نہین معلوم کیا جی مین آیا۔ آپ نے اوسے جگا دیا۔ وہ سپاہی یونہین نیند سے آنکھین ملتا ہوا اوٹھا۔ جہان پناہ پر نگاہ پڑی پہلے تو گھبرا گیا۔ مگر پھر ایک ہی زیرک تھا اپنی حالت کو سمجھ گیا۔ فوراً تلوار نذر کی۔ بادشاہ نے نذر قبول کر لی۔ زنگ آلودہ تلوار بھی میان سے بدقت نکلی۔ پھر دیکھ بھال کر اوس تلوار کی تعریف کی اور میان مین کر کے اپنی کمر مین لگا لی۔ خود جو ولایتی باندھے ہوئے تھے جسکا طلائی قبضہ تھا۔ مع کمر مرصع اوسکو حوالہ کی۔ اوسی موقع پر حضور عالم (خطاب علی نقی خان وزیر اودھ) آ گئے۔ جہان پناہ نے اوس جوان اور اوسکی تلوار کی تعریف کی۔

بادشاہ۔ دیکھنا بھئی کیا سجیلا جوان ہے۔ اور تلوار بھی اسکے پاس کیا ہی عمدہ تھی۔ (کمر سے تلوار کھول کے) یہ دیکھو۔

وزیر۔ قبلۂ عالم سبحان اللہ! اگر حضور سا جوہر شناس اور قدردان بھی تو ہو۔ جب ایسے لوگ اور ایسی چیزین دستیاب ہوتی ہین۔

بادشاہ۔ مگر دیکھنا بھئی۔ میری تلوار بھی کچھ ایسی بدزیب نہین ہے۔

وزیر۔ ظلّ سبحانی کی تلوار اور بدزیب۔

بادشاہ۔ مگر لباس اسکے مناسب نہین ہے۔

اس اثنا مین اور مصاحب۔ ملازم شاہی۔ چوبدار۔ خاص بردار آ گئے۔ اچھا خاصہ مجمع ہو گیا تھا۔

وزیر۔ درست ارشاد ہوا۔ بادشاہ۔ اچھا ہمارے کپڑے تو اسے پہنا کے دیکھے جائین۔

اس اشارے کے پاتے ہی لوگ دوڑے۔ لباس کی کشتیان ہاتھون ہاتھ آ گئین۔ بادشاہ نے ملبوس خاص جو اوسوقت پہنے ہوئے تھے۔ مع مالاے مروارید اور جوڑی نورتن مرصع کار اوسے عنایت کی۔ آپ اور کپڑے زیب تن کیے۔ جب وہ کپڑے پہن چکا۔

بادشاہ۔ ہان اب دیکھو۔ وزیر۔ واقعی صورت ہی اور ہو گئی۔

اور مصاحبین اور حضار بھی تعریفین کرنے لگے۔ بادشاہ تھوڑی دیر یہان ٹھہرے۔ اب سواری آ گئی تھی۔ سوار ہو کے ہوا کھانے چلے گئے۔ سپاہی خوشی خوشی گھر آیا۔ جوہری۔ مہاجن۔ دلّال گویا ساتھ ہی لگے ہوئے تھے۔ اسباب آنکا گیا۔ سب پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت تھی۔ سپاہی کا حال سنیے۔ کہین نجیبون کی پلٹن مین تین روپیہ کا اسم تھا۔ رات کو گھر مین کھانے کو بیوی سے تکرار ہوئی۔ آپ خفا ہو کے گھر سے نکل گئے۔ رات بھر خدا جانے کہان کہان مارے مارے پھرے۔ صبح ہوتے ہوتے محل کے پاس تھک کے بیٹھ گئے۔ نیند آ گئی۔ صبح کو طالع بیدار نے جگایا۔ تو یہ کرشمہ نظر آیا۔ دم بھر مین محتاج سے غنی کر دیا۔

اس طرح کے واقعے شاہی مین اکثر ہوا کرتے تھے۔ اور ایسے ہی زمانے مین انکا ہونا ممکن ہے۔ جبکہ عنان حکومت ایک شخص کے ہاتھ مین ہو۔ اور وہ کسی قاعدے اور قانون کا پابند نہ ہو۔ ملک کو اپنی ملک۔ اور خزانے کو اپنا مال سمجھے۔

انگریزی عملداری مین ان فضول خرچیون کی گنجائش نہین ہے۔ یہ ایک طرح کی بے انصافی سمجھی جاتی ہے کہ کسی شخص کو بلاوجہ بلا استحقاق ایک رقم کثیر دیدیجاے۔ ایسی سلطنت جسمین بادشاہ سے لیکر فقیر تک ایک قانون کے پابند ہین۔ اگر استحقاق کا لحاظ رکھا جاے تو ہرگز کام نہ چلے۔ اس زمانے مین تقدیر کا زور نہین چلتا۔ جو کچھ ہوتا ہے تدبیر سے ہوتا ہے۔

نواب چھٹن صاحب کا حال سُنیے (اثناے سوانح عمری مین اُنکا بقیہ ذکر فروگذاشت ہو گیا تھا) - درحقیقت آپ دریا پر ڈوبنے گئے تھے - اِس ارادے سے غوطہ لگایا کہ اب نہ اُبھر سکینگے - مگر جان بہت پیاری چیز ہوتی ہے - جب دیر تک پانی کے نیچے رہے دم گھبرانے لگا - جی مین آیا ابھی اوبھر کے پھر سانس لے لین - اوبھرے - پانی کی سطح پر آ کر یکایک بلا قصد ہاتھ پاؤن چلنے لگے - پھر مرنے کو جی چاہا - پھر غوطہ مارا - پھر وہی حال ہوا - اِسی طرح کئی غوطے لگائے مگر ڈوبتے نہ بن پڑا - آخر اسی کوشش مین بہتے بہاتے چھتر منزل تک پھونچ گئے - اتفاقاً اوسوقت مرزا ولی عہد بہادر (مرحوم) مع اپنے چند مصاحبون کے بجرے پر سوار ہو کر سیر کو نکلے تھے - اونکی نظر جو پڑی - سمجھے کوئی شخص ڈوب رہا ہے - ملاحون کو حکم دیا - جلدی نکالو - اُنھون نے اپنے چھڑانے کی بہت کوشش کی - وہ لوگ سمجھے تھے گھبرا گئے ہین - آخر زبردستی کنارے پر لائے - مرزا ولی عہد نے اپنے سامنے طلب کیا - احوال پرسی کے بعد معلوم ہوا رئیس زادے ہین کپڑے مرحمت کیئے - اپنے ہمراہ کوٹھی مین لے چلے گئے - چھٹن صاحب ایک تو خوش رو جوان - دوسرے ادب قاعدے سے واقف - علم مجلس سے آگاہ - کسی قدر خواندہ بھی تھے - طبیعت مین مذاق بھی تھا - غرضکہ ہر طرح شاہزادے کی صحبت کے لائق تھے - فوراً مصاحبون مین اسم ہو گیا - بیش قرار مشاہرہ مقرر ہوا - اخراجات ضروری کے لیے کچھ پیشگی مین مل گیا - نوکر - چاکر - سواری سب سرکار سے مرحمت ہوا - لیجیے پھر گیا تھا پہلے سے زیادہ ٹھاٹھ ہو گئے اب جو چوک مین نکلے تو جلوس ہی اور تھا - ہاتھی پر سوار ہین - پچاس خاص بردار آگے دوڑے چلے جاتے ہین - بسم اللہ نے اور مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا - پہلے تو یقین نہ آیا - کہین میان مخدوم بخش بھی پیچھے پیچھے چلے آتے تھے - اونکو اشارے سے بلا لیا - مفصل حال معلوم ہوا - اسکے بعد چچا نے بھی میل کر لیا - شادی بھی ہو گئی -

شادی مین ہم لوگ بھی بلائے گئے تھے - خانم کو بہت عمدہ دوشالہ رومال دیا مگر اوسدن سے نہ کبھی ہمارے مکان پر آئے - نہ بسم اللہ سے رسم رکھا - خانم اور چال چلی تھین - مگر بن نہ پڑی اولٹی ہو گئی -

خلاصہ یہ کہ شاہی مین اِس طرح کے کرشمے اکثر نظر آ جاتے تھے بھلا انگریزی حکومت مین یہ کہان - وہ دن گئے - خلیل خان فاختہ اوڑا چکے - سُنتے چلے آئے ہین کہ دولت اندھی ہے مگر اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی حکمت سے اوسکی آنکھین کھول دی گئی ہین - اب اوسے لائق اور نالائق کا خیال ہو گیا ہے - شاہی عملداری مین جاہل ناخواندہ جو الف کے نام ٹھاہین جانتے تھے - بڑے بڑے عہدون پر نوکر تھے مین کہتی ہون اون سے کام کیونکر چلتا ہوگا اور تو

اور مُوے خواجہ سراؤن کے پاس پلٹنین اور رسالے تھے۔ بھلا انصاف کیجیے ہنسی آنے کی بات ہے یا نہین۔

غرضکہ تقدیر کی سلطنت کا دور دورہ گیا اور تدبیر کا عہد حکومت آیا۔ اب جوہر ذاتی پوچھا جاتا ہے اور جوہر ذاتی کی دلالت شہرت ہے۔ آپ لاکھ لکھے پڑھے لائق فائق ہون۔ مگر جب آپ کو کوئی جانتا ہی نہین تو قدر کسکی ہو۔

تقدیر اور تدبیر کے مسئلے مین بہت دن جھگڑے مین رہی آخر معلوم ہوا کہ جن معنون مین لوگ اس لفظ کو استعمال کر رہے ہین وہ بالکل دھوکا ہے۔ اگر اس سے یہ مراد ہے کہ خدا کو ہماری سب باتون کا علم ازل سے ہے تو اسمین کچھ شک نہین۔ وہ کافر ہے جسکو اسکا اعتقاد نہ ہو۔ مگر لوگ تو معاذ اللہ اپنے تمام افعال ناشائستہ کے بُرے نتائج کو تقدیر کی طرف نسبت دیا کرتے ہین۔ اس سے خدا کی قدرت پر الزام آتا ہے۔ یہ بالکل کفر ہے۔

افسوس! جن باتون کو مین اب سمجھی۔ اگر پہلے ہی سے سمجھ گئی ہوتی۔ تو بہت اچّھا ہوتا۔ مگر نہ کوئی سمجھانے والا تھا۔ اور نہ خود اتنا تجربہ تھا کہ آپ ہی سمجھ لیتی۔ مولویصاحب نے جو دو حرف پڑھا دیے تھے وہ میرے بہت کام آئے۔ (خدا اونکے درجات عالی کرے) اوس زمانے مین مجھے اسکی قدر نہ تھی۔ تن آسانی اور آرام طلبی کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ علاوہ اسکے قدردان اسقدر تھے کہ کسی وقت فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ جب وہ دن آئے کہ قدردان ایک ایک کرکے کھسکنے لگے تو مجھے ذرا مہلت ملی۔ اس زمانے مین کتب بینی کا شوق بڑھا کیونکہ سوائے اسکے اب کوئی اور شغل نہ رہا تھا۔

مین سچ کہتی ہون کہ اگر یہ شوق نہوتا تو اب تک مین زندہ نہ رہتی۔ جوانی کے ماتم اور اگلے قدردانون کے غم مین کب کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ کچھ دن تو مین قصے کہانی کی کتابون سے دل بہلاتی رہی۔ ایکدن پرانی کتابین دھوپ دینے کے لیے نکالین اون مین وہ گلستان بھی نکلی جو مولویصاحب سے پڑھی تھی۔ ادھر ادھر سے ورق اولٹ پلٹ کے پڑھنے لگی۔ پہلے مجھے اس کتاب سے نفرت سی ہو گئی تھی۔ ایک تو اسلیے کہ تعلیم کا ابتدائی زمانہ تھا۔ عبارت مشکل معلوم ہوتی تھی۔ دوسرے تجربہ نہ تھا۔ اسلیے کچھ سمجھ مین کم آتی تھی۔ اب جو پڑھا۔ تو وہ دقتین دور ہو چکی تھین۔ خوب ہی دل لگا کے مین نے سرے سے آخر تک کئی مرتبہ پڑھا۔ فقرہ فقرہ دل مین اوترا جاتا تھا۔ اسکے بعد ایک صاحب سے اخلاق ناصری کی تعریف سُنکے اوسکے پڑھنے کا شوق ہوا۔ اونھین سے ایک نسخہ منگا کے پڑھنا شروع کی۔ واقعی اس کتاب کے مطالب بھی مشکل ہین۔ اور عربی لفظین کثرت سے

ہین - اسلیے اوسکے سمجھنے مین بہت دقت ہوئی - مگر تھوڑا تھوڑا پڑھکے بہت دنون
مین کتاب کو ختم کیا - پھر داستان نامہ غیاث منصور نول کشور کے مطبع مین چھپا - اوسے
پڑھا - پھر ایک مرتبہ صغری - کبری کو بجاے خود مطالعہ کیا - اور جو جو نہ سمجھہ مین آیا اوسے
پوچھ لیا - ان کتابون کے پڑھنے سے مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے دنیا کے بھید مجھپر کھلتے
جاتے ہین ہر بات کی سمجھ آگئی - اِسکے بعد مین نے بہت سی کتابین اس قسم کی اور دو چار
بجاے خود پڑھین - اس سے طبیعت کو جلا ہو گئی - قصاید انوری - و خاقانی جستہ
جستہ پڑھے - مگر جھوٹی خوشامد کی باتون مین اب میرا دل نہ لگتا تھا - اسلیے اونکو بند
کرکے المار ی مین رکھدیا - فی الحال کئی اخبار بھی میرے پاس آتے ہین - اونھین دیکھا
کرتی ہون - ان سے دنیا بھر کا حال معلوم ہوتا رہتا ہے - کفایت شعاری کی وجہ سے
میرے پاس اب بھی اسقدر اندوختہ ضرور ہے کہ اپنی زندگی بسر کرلیجاؤنگی - و ہانکا مالک
اللہ ہے - مین بہت دن ہوے سچے دل سے توبہ کر چکی ہون - اور حتی الوسع روزہ نماز
کی بھی پابند ہون - رہتی رنڈی کی طرح ہون - کیونکہ خدا چاہے مارے چاہے جلائے
مجھے پردے مین گھٹ گھٹ کے تو نہ بیٹھا جاے گا - مگر پردہ والیون کی دل سے
دعاگو ہون - خدا اونکا راج سہاگ قائم رکھے - اور رہتی دنیا تک اونکا پردہ رہے -

اس موقع پر مین اپنی ہم پیشہ عورتون کی طرف مخاطب ہوکے ایک نصیحت کرتی
ہون - چاہیے کہ اپنے دل پر نقش کرلین -

" اے بیوقوف رنڈی کبھی اِس بھلاوے پر نہ آنا کہ کوئی تجکو سچے دل سے چاہیگا -
تیرا آشنا جو ہر وقت تجھپر جان دیتا ہے چار دن کے بعد چلتا پھرتا نظر آے گا -
وہ تجھسے ہرگز نباہ نہین کرسکتا - اور نہ تو اِس لائق ہے - سچی چاہت کا مزا اوسی
نیکبخت کا حق ہے جو ایک کا منہ دیکھ کے دوسرے کا منہ کبھی نہین دیکھتی - تجھ
ایسی بازاری شفتل کو یہ نعمت خدا نہین دے سکتا "

خیر میری تو جیسی گذرنا تھی گذر گئی - اب مین اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی
ہون - جے دن دنیا کی ہوا کھانا ہے - کھاتی ہون - مین نے اپنے دل کو ہر طور
سمجھا لیا ہے کہ میری کل آرزوئین پوری ہو چکین - اب کسی بات کی تمنا نہین ہی -
اگرچہ یہ آرزو کمبخت وہ بلا ہے کہ مرتے دم تک دل سے نہین نکلتی -

مجھے امید ہے کہ میری سوانح عمری سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا - اب مین
اپنی تقریر کو اس شعر پر ختم کرتی ہون - اور سب سے امیدوار دعا ہون -

مرنے کے دن قریب ہیں شاید کہ اے حیات
تجھ سے طبیعت اپنی بہت سیر ہو گئی!

تمت بالخیر!

درخواست بنام
ورما برادرس
معرفت مہادیو پرشاد
امین آباد۔
لکھنؤ!